سچائی اور راستبازی ، مومنین صادقین کی لازمی صفت

اعمال کی درستگی کا دارومدار ہی سچائی پر ہے جبکہ جھوٹ بگاڑ اور فساد کی بنیاد ہے۔ سچ اور جھوٹ ایک دوسرے کی ضد ہیں رسول اللہ ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے:

''قیامت کے دن جھوٹی گواہی دینے والے کے قدم اپنی جگہ سے ہل نہیں سکیں گے جب تک کہ اس پر جہنم واجب نہ کر دی جائے۔''

سچائی اور راست بازی انبیاء علیہم السلام کی سب سے نمایاں صفت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مومنین کو بھی سچائی اور حق گوئی کی تاکید کی ہے۔ توحید اور ایمان کی بنیاد ہی سچائی پر قائم ہے جبکہ کفر اور نفاق کی بنیاد جھوٹ اور باطل پرستی پر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں جا بجا اپنے نبیوں کا تذکرہ اس طرح فرمایا ہے:

﴿**كان صديقاً نبيا**﴾۔

''وہ پیغمبر بھی تھا اور سچا بھی۔''

یوسفؑ سے خوابوں کی تعبیر دریافت کرنے والے یوں مخاطب ہوتے ہیں:

﴿**يوسف ايها الصديق**﴾۔

''یوسف آپ جو بہت ہی سچے (یعنی حق گو ہیں)۔''

خاتم الانبیاء حضرت محمد ﷺ نبوت اور رسالت سے پہلے ہی سچے اور دیانت دار مشہور تھے اور سب آپ ﷺ کو صادق اور امین کہتے تھے۔ آپ ﷺ نے کوہ صفا پر کھڑے ہو کر جب لوگوں کے سامنے دینِ حنیف کی دعوت پیش کی تو سب سے پہلے ان سے اپنی سچائی کی گواہی یوں لی تھی:

''اگر میں تم سے کہوں کہ اس پہاڑی کے پیچھے سے ایک لشکر تم پر حملہ آور ہونے والا ہے تو کیا تم مان لو گے؟۔''

سب نے بیک زبان کہا تھا کہ ہاں کیوں نہ مانیں گے، ہم نے آپ (ﷺ) کی زبان سے کبھی خلاف حقیقت بات سنی ہی نہیں۔

سبحان اللہ! اے محمد ﷺ کے امتیو! ذرا اپنے اپنے گریبانوں میں منہ ڈال کر دیکھو ہم کتنا سچ بولتے ہیں؟ سورۃ الاحزاب میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور ہمیشہ سچی بات کیا کرو تمہارے اعمال درست ہو جائیں گے اور تمہارے گناہ معاف ہو جائیں گے۔''

اعمال کی درستگی کا دارومدار ہی سچائی پر ہے جبکہ جھوٹ بگاڑ اور فساد کی بنیاد ہے۔ سچ اور جھوٹ ایک دوسرے کی ضد ہیں اس لئے نبی ﷺ نے فرمایا:

''مومن سب کچھ ہو سکتا ہے لیکن جھوٹا اور خائن نہیں ہو سکتا۔''

یعنی جھوٹ اور خیانت دین اور ایمان کی ضد ہے۔

سورۃ المائدہ میں ارشاد ربانی ہے:

’’قیامت کے دن اللہ تعالیٰ فرمائے گا یہ ہے وہ دن جس میں سچوں کو ان کی سچائی نفع پہنچائے گی، ان کیلئے باغات ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہیں اُن میں ہمیشہ رہیں گے اللہ ان سے راضی ہے اور وہ اللہ سے راضی ہیں یہ ہے سب سے بڑی کامیابی اور اللہ کی رضا سب سے بڑی چیز ہے۔‘‘

یہ رضائے الٰہی اُن لوگوں کا مقدر ہے جو ہمیشہ سچ بولتے ہیں اور سچ پر قائم رہتے ہیں اور سچائی کا ساتھ دیتے ہیں۔ سورۃ التوبہ میں ارشاد فرمایا:

’’اے ایمان والو! اللہ سے ڈرتے رہو اور ہمیشہ سچے لوگوں کے ساتھ رہو۔‘‘

اللہ نے مومن مردوں اور مومن عورتوں کی صفات میں سچے مردوں اور سچ بولنے والی عورتوں کا ذکر کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے انعام یافتہ بندوں کی 4 صفات بیان کی ہیں: انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین۔ انبیاء کے بعد دوسرا درجہ صدیقین کا ہے جو دراصل نبوت ہی کا پرتو ہوتے ہیں جیسے امام الصدیقین حضرت ابوبکر صدیقؓ ہیں۔

حضرت عبداللہ بن مسعود سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

’’سچ نیکی کی طرف راغب کرتا ہے اور نیکی جنت کی طرف لے جاتی ہے اور بندہ سچ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ اللہ کے نزدیک صدیق لکھ دیا جاتا ہے، جھوٹ برائی کی طرف لے جاتا ہے اور برائی جہنم میں دھکیلتی ہے۔‘‘ **(بخاری و مسلم)**۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

’’سنو جھوٹوں پر اللہ کی لعنت ہے۔‘‘

دوسری جگہ فرمایا:

’’اللہ تعالیٰ حد سے تجاوز کرنے اور جھوٹ بولنے والے کو ہدایت نہیں دیتا۔‘‘

گویا کہ جھوٹ انسان کو راہِ ہدایت سے محروم کر دیتا ہے۔ ہدایت اللہ کی سب سے بڑی نعمت ہے۔ ہم روزانہ اللہ تعالیٰ سے کئی مرتبہ ہدایت کی دعا مانگتے ہیں اور یقیناً ہدایت سے محرومی سب سے بڑی بدنصیبی ہے اور یہ بدنصیبی اس کا مقدر ہے جو جھوٹ بولتا ہے۔ اللہ کے حبیب ﷺ فرماتے ہیں:

’’منافق کی 3 نشانیاں ہیں: جب بات کرتا ہے جھوٹ بولتا ہے، جب وعدہ کرتا ہے تو اس کی خلاف ورزی کرتا ہے اور جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو اس میں خیانت کرتا ہے۔‘‘

جھوٹ سچ کی ضد ہے اور یہی نفاق کی بنیاد ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

’’اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ یہ منافق جھوٹے ہیں۔‘‘

ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

''آدمی جھوٹ بولتا رہتا ہے حتیٰ کہ اس کے دل پر ایک سیاہ نقطہ پڑ جاتا ہے پھر اس کا دل سیاہ ہو جاتا ہے اور عنداللہ جھوٹا لکھ دیا جاتا ہے۔'' **(رواہ امام مالک)**۔

جھوٹ بول کر مال فروخت کرنا اور معاملات میں جھوٹ سے کام لینا بھی بہت بڑا گناہ ہے جبکہ سچائی سے مال میں برکت ہوتی ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا:

''سچے اور امانت دار تاجر قیامت کے دن انبیاء اور صدیقین کے ساتھ اٹھائے جائیں گے۔''

ایک اور روایت میں ہے:

''جس نے جھوٹی قسم کھا کر کسی انسان کا مال ناحق حاصل کیا وہ اللہ سے اس طرح ملاقات کرے گا کہ اللہ اس پر غضب ناک ہوگا۔''

دوسری روایت میں ہے:

''اللہ اس پر جنت حرام اور جہنم واجب کر دے گا۔''

جھوٹ کا تعلق زبان سے ہے اور زبان اللہ کی بہت بڑی نعمت ہے۔ اس نعمت کی شکر گزاری یہ ہے کہ ہم اس سے اللہ کی نافرمانی نہ کریں۔ نبی ﷺ نے فرمایا:

''تم مجھے زبان اور شرم گاہ کی حفاظت کی ضمانت دو میں تمہیں جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔''

ہنسی مذاق میں بھی جھوٹ بولنا سخت گناہ ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا:

''جو دوسروں کو ہنسانے کیلئے جھوٹ بولے اس کیلئے ہلاکت ہے۔''

ایک صحابی فرماتے ہیں:

''میں چھوٹی عمر کا تھا، حضور ﷺ ہمارے گھر تشریف لائے، میری ماں نے مجھے مٹھی بند کر کے اپنی طرف بلایا۔ نبی ﷺ نے میری ماں سے پوچھا:

''تمہاری مٹھی میں کیا ہے؟۔''

ماں نے مٹھی کھول کر کھجور دکھائی۔ حضور ﷺ نے فرمایا:

''اگر تیری مٹھی خالی ہوتی تو تیرے نامہ اعمال میں جھوٹ لکھ دیا جاتا۔''

ذرا ان احادیث پر غور کیجیے اور اپنا حال دیکھئے۔ جب یار لوگوں کی محفلیں جمتی ہیں تو ہنسی مذاق کے طور پر جھوٹے لطیفے گھڑے جاتے ہیں اور گپ شپ میں ہم اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی قائم کردہ حدود کو توڑ ڈالتے ہیں۔ جو سب سے بڑا جھوٹ بولتا ہے وہ میرِ محفل قرار پاتا ہے اور سب ہنس ہنس کر لوٹ پوٹ ہوتے رہتے ہیں۔ شیطان خوب تالیاں پیٹتا ہے کہ میں نے محمد ﷺ کی امت کو جہنم کی راہ پر ڈال دیا ہے۔ حدیث میں آتا ہے:

”زیادہ ہنسنے سے دل مردہ ہو جاتا ہے۔“

اللہ کے نبی ﷺ کبھی بھی کھل کر نہیں ہنستے تھے۔آپ ﷺ کا چہرۂ مبارک ہمیشہ متبسم رہتا تھا۔ نبی ﷺ نے فرمایا:

”جس نے جھوٹ بول کر اپنا مال فروخت کیا اس کے مال میں برکت نہ ہو گی۔“

آج پورے وطنِ عزیز پاکستان اور ہر گھر سے برکت اٹھ گئی ہے جس کا سبب جھوٹ اور دھوکہ دہی، بدعہدی اور بددیانتی ہے۔قرآن مجید اس حقیقت کا اعلان یوں کرتا ہے:

﴿قتل الخراصون﴾۔

”ہلاک ہو گئے جھوٹ بولنے والے۔“

ایک عبرت ناک واقعہ بیان کیا جاتا ہے۔ایک بزرگ کسی سے حدیث سننے کیلئے دور دراز کا سفر کر کے اس کے پاس پہنچے۔جب ملاقات ہوئی تو مذکورہ صاحب اپنی جھولی پھیلا کر بکری کو بلا رہے تھے۔بکری دوڑی ہوئی آئی لیکن جھولی خالی تھی۔مسافر شخص وہیں سے یہ کہتے ہوئے واپس لوٹ گیا کہ جو بے زبان حیوان کو دھوکہ دے سکتا ہے وہ جھوٹ بھی بول سکتا ہے۔ان سے حدیث نہیں سنی۔یہ تھے ہمارے سلف صالحین اور حدیث کی روایت کے بارے میں ان کی احتیاط کا یہ عالم تھا۔آج ہمارا حال کیا ہے؟اردو کی کتابوں میں لکھ دیا جاتا ہے کہ نبی ﷺ کا قول ہے یا حدیثِ مبارکہ یوں ہے اور وہ یا تو کوئی قول ہوتا ہے یا تو کوئی من گھڑت بات ہوتی ہے۔جیسے کہا جاتا ہے کہ حدیث ہے کہ علم حاصل کرو خواہ تمہیں چین جانا پڑے۔ حضور ﷺ کے دور میں چین مشرکوں کا ملک تھا جبکہ مکہ اور مدینہ علم کا گڑھ تھے اس لئے یہ بات جھوٹی بھی ہے اور حضور ﷺ کی طرف جھوٹی بات منسوب کی جاتی ہے۔اہل بدعت نے سینکڑوں احادیث ایجاد کر کے حضور ﷺ کی طرف منسوب کر دی ہیں جبکہ آپ ﷺ کا فرمان ہے:

”جس نے میری طرف جھوٹی بات منسوب کی اس کا ٹھکانا جہنم ہے۔“

ایک طرف محبت رسول ﷺ کے دعوے ہیں اور دوسری طرف قبروں کو پختہ بنانا، ان پر خوبصورت عمارتیں تعمیر کرنا، وہاں چڑھاوے اور نذرانے دینا، عرس اور میلے قائم کرنا، جشن معراج اور جشن عید میلاد النبی ﷺ کے نام سے لغویات اور خرافات کی بھرمار کے ساتھ محبت رسول ﷺ کے ڈھونگ رچانا اور عاشق رسول ﷺ ہونے کے دعوے کرنا۔پھر اپنے مسلک اور قبر پرستی کو درست ثابت کرنے کیلئے جھوٹی حدیثیں گھڑنا اور جھوٹے قصے بیان کرنا اس گروہ کا وتیرہ بن چکا ہے۔ارشاد ربانی ہے:

”قیامت کے دن تم ان لوگوں کو دیکھو گے جنہوں نے اللہ کی طرف جھوٹی بات منسوب کی کہ ان کے چہرے سیاہ ہوں گے۔“

سنن ابی داؤد میں خزیفہ بن یمانؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

”جو عبادت میرے صحابہ نے نہیں کی اسے تم مت کرو، پہلے لوگوں نے بعد والوں کیلئے نئی بات کی کوئی بنیاد نہیں چھوڑی ہے۔“

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

”ہر گز ان باتوں کے پیچھے مت لگو جن کی بنیاد علم پر نہ ہو، بے شک کانوں اور آنکھوں اور دماغ ہر چیز کے متعلق قیامت کے دن باز

پرسش ہوگی۔''

جو لوگ جھوٹے مدعیان دین کے پیچھے آنکھیں بند کر کے چلتے ہیں وہ قیامت کے دن اپنے رب کو کیا جواب دیں گے؟ کیا اللہ تعالیٰ نے ان کو آنکھیں اور کان، دل اور دماغ نہیں دیئے۔ دنیا کی ہر چیز کیلئے تو وہ ان کو اچھی طرح استعمال کرتے ہیں لیکن دین حق کی تحقیق کے بغیر ہر مدعی دین کے پیچھے لگ جاتے ہیں۔ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

''تمہارے لئے لازم ہے کہ تم میری سنت اور میرے بعد آنے والوں کی سنت کو مضبوطی سے تھامے رکھو۔''

محبت رسول ﷺ اور عشق رسول ﷺ کے جھوٹے دعویداروں سے پوچھو کیا نبی ﷺ خلفائے راشدین اور صحابہ کرامؓ قبروں کو پختہ بناتے تھے؟ عرس اور میلے قائم کرتے تھے؟ نذرانے اور گیارھویاں دیتے تھے؟ اور نیازوں کی وصولی کیلئے پھیری لگاتے تھے؟ تعویزوں کی دکانیں کھول کر بیٹھتے تھے؟ مرنے والوں کے پیچھے دسویں اور چالیسویں کراتے تھے؟ کیا قرآن خوانی اور ختم شریف کس نبی کی ایجاد ہے؟ قبروں اور زیارتوں پر جانور ذبح کرنا دین اسلام ہے یا شرک؟ اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا:

''جس نے اللہ کے سوا کسی کیلئے جانور ذبح کیا اس پر اللہ کی لعنت۔''

آج ہر کوئی مفتی بنا پھرتا ہے۔ ٹی وی پر آنے والے مفتی حضرات میں بعض ایسے ہیں جو جھوٹ گڑھ کر لادینیت پھیلا رہے ہیں جو امریکی ایجنڈا ہے اور ہمارے منافق حکمرانوں نے اس ایجنڈے کو عملی شکل دینے کیلئے الیکٹرانک میڈیا میں ایسے دجالوں کو کھلی چھوٹ دے رکھی ہے جو دین کے نام پر دجل اور فریب کی خوب تشہیر کر رہے ہیں جبکہ صحابہ کرامؓ اس معاملے میں بڑی حد تک محتاط رہتے تھے۔ سیدنا ابوبکرؓ رسول ﷺ کے سفر اور حضر کے ساتھی تھے۔ احتیاط کے پیش نظر بہت کم حدیثیں بیان کرتے تھے۔ آپؓ کے پاس دادی کی میراث کا مسئلہ پیش کیا گیا تو آپؓ نے برملا جواب دیا:

''مجھے کتاب وسنت سے کسی ایسے فیصلے کا علم نہیں۔''

حضرت مغیرہ بن شعبہؓ اور حضرت مسلمہؓ نے شہادت دی کہ نبی ﷺ نے دادی کو چھٹا حصہ مقرر کیا ہے، تب جا کر سیدنا ابوبکرؓ نے اس مقدمے کا فیصلہ کیا۔